Solved.PK

(حصہ دوم)

مختصر مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س 1۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: سٹیٹ بینک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

س 2۔ دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

freeilm. فری علم

س 3۔ نظریۂ پاکستان کی تعریف کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان:

نظریۂ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی اقدار اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

س 4۔ عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت:

عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

Visit: www.solved.pk

Solved.PK

س5۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کا مقصد:

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

س6۔ ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

جواب: شہرۂ آفاق کتابچہ:

اب یا پھر کبھی نہیں (Now or Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ چودھری رحمت علی نے 28 جنوری 1933ء کو جاری کیا۔

﴿اضافی مختصر سوالات کے جوابات﴾

free ilm.

س7۔ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ:

''نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔''

نظریہ سے مراد:

معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جب کہ اصطلاحی معنوں میں نظریہ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے:

☆ کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہو جانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔

www.solved.pk

Solved.PK

س8- مشترکہ مذہب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشترکہ مذہب:

مشترکہ مذہب سے مراد ہے کہ کسی بھی معاشرے کے افراد کا تعلق ایک ہی مذہب سے ہو۔ جب تمام لوگ ایک ہی مذہب کے پیروکار ہوں تو وہ ان کا مشترکہ مذہب کہلاتا ہے۔ پاکستانی قوم دینِ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آتی ہے۔ پاکستانی قوم کا مشترکہ مذہب اسلام ہے۔

س9- انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں جنم لینے والی ہندو تحریکوں کے نام اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: ہندو تحریکیں اور ان کے مقاصد:

انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔

س10- آریا سماج اور برہمو سماج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟/ برصغیر پاک و ہند میں ہندو تحریکوں نے مسلم دشمنی میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: آریا سماج اور برہمو سماج:

انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو حد کردی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔

free ilm. فری علم

س11- نظریہ کی اہمیت کے کوئی سے چار نکات لکھیے۔

جواب: نظریہ کی اہمیت:

نظریے کی اہمیت درج ذیل نکات سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے:

1- نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔
2- نظریہ سے اقوام زندہ نظر آتی ہیں۔
3- نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
4- نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

س12- مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے فرمان:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر　　خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ

اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار　　قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

س13- 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائد رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں اسلامی ریاست کا تصور:

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں آپ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق

www.solved.pk

Solved.PK

چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں
اور انھیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔"

س14۔ نظریۂ پاکستان کے عناصر کون کون سے ہیں؟

جواب: **نظریۂ پاکستان کے عناصر:**

عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف نظریۂ پاکستان کے عناصر ہیں۔

س15۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: **ایمان:**

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

س16۔ عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: **عقیدۂ توحید:**

عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

س17۔ "اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" کا ترجمہ اور تشریح لکھیں۔

جواب: **ترجمہ اور تشریح:**

(بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔) یعنی کوئی شے اسکی قدرت سے باہر نہیں (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20)

س18۔ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً" کا ترجمہ اور تشریح لکھیں۔

جواب: **ترجمہ اور تشریح:**

(میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔) کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 30)

س19۔ ارکانِ اسلام بالترتیب لکھیں۔

جواب: **ارکانِ اسلام:**

اسلام کے پانچ اہم ارکان ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ توحید و رسالت 2۔ نماز 3۔ زکوٰۃ 4۔ روزہ 5۔ حج

س20۔ اسلام میں نماز کی اہمیت کے متعلق لکھیے / نماز کے بارے میں قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: **نماز کی اہمیت:**

اسلام کا دوسرا اہم رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝

ترجمہ: "بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔" (سورۃ النسا، آیت نمبر: 103)

www.solved.pk

س21۔ زکوٰۃ کی معاشی اہمیت لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

اسلام کا تیسرا اہم رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

س22۔ اسلام کے چوتھے رکن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اسلام کا چوتھا رکن:

اسلام کا چوتھا اہم رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔

س23۔ حج کی اہمیت لکھیں۔

جواب: حج کی اہمیت:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

س24۔ اخوت ہمیں کس بات کا درس دیتی ہے؟

جواب: اخوت:

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہییں تاکہ کسی کے حقوق چھینے نہ جا سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔

س25۔ اخوت کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک:

اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس کی غیبت نہیں کرتا (سنن الترمذی، حدیث نمبر 2747)۔

س26۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں مساوات کا اظہار کن الفاظ میں کیا ہے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں مساوات:

اسلامی معاشرہ میں جہاں اخوت اور بھائی چارے کو مقام حاصل ہے وہاں مساوات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

س27۔ آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں مساوات کا اظہار کن الفاظ میں فرمایا؟

جواب: آخری خطبہ اور مساوات:

آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں مساوات کے بارے میں یوں فرمایا:

"اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ ہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام

www.solved.pk

Solved.PK

کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔" (مسند احمد، حدیث نمبر 22391)

س28۔ اللہ تعالیٰ نے مساوات نسل انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ارشاد باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسل انسانی کا درس دیتے ہوئی سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔(سورۃ الحجرات، آیت نمبر:13)

س29۔ عدل وانصاف کی اہمیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: عدل وانصاف:

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیوں کہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔

س30۔ آپ ﷺ کی عملی زندگی سے عدل وانصاف کی کوئی ایسی مثال لکھیں جس سے اس کی اہمیت واضح ہو جائے۔

جواب: عدل وانصاف کی مثال:

حضور اکرم ﷺ نے عدل وانصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں۔جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ ﷺ سے سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد خاتم النبیین ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر:3475)"

س31۔ اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں محمد بن قاسم کا کردار بیان کیجیے۔

جواب: محمد بن قاسم اور اسلام کی اشاعت:

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

س32۔ سلطنتِ دہلی میں حکومت کرنے والے خاندانوں کے نام لکھیے۔ (L.B. 2022)

جواب: سلطنتِ دہلی کے حکومتی خاندان:

سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔

www.solved.pk

Solved.PK

س33۔ مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمران کون تھے؟

جواب: مشہور مغلیہ حکمران:

مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔

س34۔ آخری مغل حکمران کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آخری مغل حکمران:

آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

س35۔ سرسید احمد خان نے دوقومی نظریے کی اصطلاح کب اور کیوں استعمال کی؟

جواب: دوقومی نظریے کی اصطلاح:

1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

س36۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ کیسے ہموار کیا؟

جواب: مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے کردار:

1885ء میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سرسید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

free ilm. فری علم

س37۔ چودھری رحمت علی کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب: تعارف:

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل ایک مشہور کتابچہ لکھا جس میں انھوں نے مسلمانوں کی الگ ریاست کا نام ''پاکستان'' تجویز کیا۔

س38۔ چودھری رحمت علی نے دوقومی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: چودھری رحمت علی کی نظر میں دوقومی نظریہ:

چودھری رحمت علی نے دوقومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ اُن کی بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیرِ سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہو سکا۔''

س39۔ ہندوستان کے مسلمان کس طرح انگریزوں کے ہاتھوں معاشی محرومی کا شکار ہوئے؟

جواب: مسلمانوں کی معاشی محرومی:

1۔ انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

2۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا۔

3۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔

4۔ مسلمانوں کو پہلے سے فائز اعلیٰ عہدوں سے ہٹا دیا گیا اور نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔

س40۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب: خطبہ الٰہ آباد:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''

س41۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟ (L.B. 2022)

جواب: قومیت کے بارے میں فرمان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔''

س42۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قرارداد لاہور میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: خطبۂ صدارت:

قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیوں کہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

س43۔ 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا؟

جواب: احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

س44۔ قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟/اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: قائد کا فرمان:

قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے فرمایا: ''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے

www.solved.pk

Solved.PK

اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔"

س45۔ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: **حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب:**

11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔"

س46۔ چودھری رحمت علی کب پیدا ہوئے اور انھوں نے کہاں سے تعلیم حاصل کی؟ (L.B. 2022)

جواب: **چودھری رحمت علی:**

چودھری رحمت علی 1897 میں پیدا ہوئے آپ نے اسلامیہ کالج لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ سے تعلیم حاصل کی۔

www.solved.pk

Solved.PK

﴿مشقی تفصیلی سوالات کے جوابات﴾

درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

سوال نمبر 3۔ نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔

جواب: **نظریہ کی تعریف:**

''کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔'' (یا)

''نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ وتفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

نظریہ کے ماخذ (L.B. 2022)

نظریہ کے ماخذ درج ذیل ہیں:

1۔ مشترکہ مذہب
2۔ مشترکہ سیاسی مقاصد
3۔ مشترکہ تعلیمی مقاصد
4۔ مشترکہ معاشی مقاصد
5۔ مشترکہ ثقافتی مقاصد

1۔ مشترکہ مذہب:

مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو حد کر دی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔ کانگریسی دورِ حکومت (1937-39ء) نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

2۔ مشترکہ سیاسی مقاصد:

مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں جمہوریت کا تصور ابھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آیا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برصغیر پاک و ہند میں اقلیت میں

www.solved.pk

Solved.PK

تھے لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی تھوڑا تھا۔ نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا اس کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص اُبھرنے لگا۔

3۔ مشترکہ تعلیمی مقاصد:

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظام تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس پر مسلم علما نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلافِ اسلام قرار دیا۔ بیشتر مسلمانوں نے نئے نظامِ تعلیم کو رد کر دیا۔ یہ سب ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

4۔ مشترکہ معاشی مقاصد:

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہندو انگریزوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی مسلمان دوبارہ اس قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا اور معاشی طور پر مسلمانوں پر ظلم جاری رہا۔ مسلمانوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم ہو گئے لیکن انہوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5۔ مشترکہ ثقافتی مقاصد:

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو انہوں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔ اردو چونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا جب کہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا ہندوؤں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

نظریہ کی اہمیت:

i۔ حقوق و فرائض کا تعین:

نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔ نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ نظریہ قوم کو متحدہ رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ii۔ بامقصد زندگی کا حصول:

نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

iii۔ تحریک کی بنیاد:

کوئی بھی نظریہ فوراً وجود میں نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے کچھ واقعات کام کر رہے ہوتے ہیں۔ عام طور پر نظریہ معاشرے کے پسماندہ لوگوں میں محرومی کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مشکل حالات اور سماجی دباؤ نظریے کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے میں مشکلات کے شکار لوگ اس کی طاقت بنتے ہیں۔ جس طرح امریکہ میں سیاہ رنگت کے لوگوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی تو ان کا نظریہ مساوی حقوق کے حصول کا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک بنیادی انسانی حقوق سے محرومی نے ان میں مساوی حقوق کے

www.solved.pk

Solved.PK

حصول کے لیے ایک نظریے نے جنم لیا۔

iv۔ بنیادی انسانی حقوق کا حصول:

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے حصول کے لیے جب جدوجہد شروع کی تو اس کی وجہ انگریزوں اور ہندوؤں کا ظالمانہ رویہ تھا جس نے مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے لیے نظریہ وجود میں آیا۔

حاصل کلام:

ہر نظریہ کے پس پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی بنیادیں نظریے پر رکھی جاتی ہیں۔ پاکستان بھی مضبوط نظریے کی وجہ سے معرضِ وجود میں آیا۔ زندہ قومیں نظریے کو جنم دیتی ہیں اور پھر اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی ہیں۔

س4: نظریہ پاکستان کے عناصر کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ سے مراد:

نظریے کے لیے انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف:

''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔''

نظریہ پاکستان:

نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

نظریہ پاکستان کے عناصر:

نظریہ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی ہے۔ عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف نظریہ پاکستان کے عناصر ہیں۔ ان عناصر کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:

1۔ عقائد 2۔ عبادات 3۔ قانون کی حکمرانی

4۔ اخوت و مساوات 5۔ عدل و انصاف

1۔ عقائد:

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔

☆ **ایمان:**

عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

☆ **عقیدہ توحید:**

عقیدہ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ سورۃ البقرہ، آیت 20) یعنی کوئی شے اس

www.solved.pk

Solved.PK

کی قدرت سے باہر نہیں۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 30) اس کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

☆ **عقیدۂ رسالت:**

عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

2۔ عبادات (ارکانِ اسلام)

☆ **توحید و رسالت:**

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کس کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ رسالت پر ایمان سے مراد تمام رسولوں پر ایمان لانا۔

☆ **نماز:**

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا☆

ترجمہ: ”بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔“ (سورۃ النساء، آیت نمبر: 103)

دراصل نماز قائم کرنا، دینِ اسلام کو قائم کرنے کا وہ نمونہ ہے جس کا مظاہرہ ہر روز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

☆ **زکوٰۃ:**

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ **روزہ:**

اسلام کا چوتھا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔

☆ **حج:**

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور

www.solved.pk

Solved.PK

بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

3۔ قانون کی حکمرانی:

قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔ اس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ قانون کی بنیاد ہیں۔ بادشاہ اور غلام بھی اس قانون کے سامنے برابر ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔ حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کر کے جمہوریت کی مہر لگا دی گئی ہے، شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن و سنت کی روشنی میں ہوں۔

4۔ اخوت و مساوات:

اسلامی معاشرہ میں اخوت و مساوات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

☆ **اسلامی حکومت کی بنیاد:**

مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت بھائی چارے اور مساوات کا تقاضا کرتا ہے جو "مواخاتِ مدینہ" میں نظر آئی تھی۔ اسلام سے پہلے اس اصول کی شدید کمی تھی اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے۔

☆ **حقوق العباد:**

مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضور اکرم ﷺ نے حقوق العباد پر عمل کرتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو زندگی بسر کرنے کا ضابطہ دیا تاکہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں اور معاشرے میں بھائی چارے اور مساوات کی فضا قائم ہو۔

☆ **زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کا نفاذ:**

آپ ﷺ نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کو وضع کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیوں کہ اسلام میں دوسروں کے استحصال (لُوٹ کھسوٹ) کی کوئی گنجائش نہیں۔

☆ **خیانت اور غیبت سے اجتناب:**

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہییں تاکہ کسی کے حقوق چھینے نہ جا سکیں اور نہ ہی کوئی ظلم کرے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس کی غیبت نہیں کرتا (سنن الترمذی، حدیث 2747)۔ آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

☆ **علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:**

اسلامی معاشرہ میں جہاں اخوت اور بھائی چارے کو مقام حاصل ہے وہاں مساوات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

کیوں کہ اسلام میں اونچ نیچ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اسلام نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی ہے جس میں غریب اور امیر سب ایک جیسے ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

☆ **حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ارشاد:**

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے اس حقیقت کو اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا:

''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ ہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے'' (مسند احمد، حدیث نمبر: 22391)۔

اسلام تو نام ہی مساوات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص برتر نہیں ہے۔ اگر کوئی بڑا ہے تو اچھے اعمال کی بنا پر بڑا ہو سکتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ مسجد میں کوئی شخص افضل نہیں ہے۔ سب ایک امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اللہ کے حضور کسی کو برتری حاصل نہیں۔

☆ **قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:**

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسلِ انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر: 13)

5۔ عدل و انصاف:

عدل و انصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیوں کہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔

☆ **طلوع اسلام سے پہلے عدل و انصاف کا معیار:**

طلوع اسلام سے پہلے اس قسم کی بے ایمانی کہ طاقتور کو سزا نہ دینا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا لیکن اسلام کے بعد عدل و انصاف کا بول بالا ہوا۔ معاشرہ میں عدل و انصاف کی فضا قائم ہوئی اور مسلمان معاشرے میں انصاف ایک اہم ضرورت بن گیا۔

☆ **عدالتی نظام کی ذمہ داری:**

عدل و انصاف کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔ عدل و انصاف کے نفاذ کو ممکن بنانا عدالتی نظام کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے عدالتوں کا آزاد ہونا نہایت ضروری ہے۔ ججوں پر کسی قسم کا سیاسی دباؤ نہیں ہونا چاہیے تاکہ قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو۔ کوئی امیر ہو یا غریب سزا سب کے لیے جرم کے مطابق ہونی چاہیے۔

☆ **حضور ﷺ کا فرمان/ نبی ﷺ بطور منصف:**

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو قوم عدل و انصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے عدل و انصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ ﷺ سے سفارش کی گئی تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی اور اگر کوئی چھوٹا آدمی

www.solved.pk

Solved.PK

جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کردی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد خاتم النبیین ﷺ بھی چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر 3475)"

عدل و انصاف کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ کسی بھی معاشرہ میں قانون کی بالادستی سے معاشرہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔

حاصلِ کلام:

مندرجہ بالا عناصر پر عمل کر کے ہی ہم اپنے معاشرے کو ایک پُرسکون اور کامیاب معاشرہ بنا سکتے ہیں اور ایسا معاشرہ ہی دراصل ایک فلاحی اور خوشحال ریاست کی ضمانت ہے۔

س 5۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ سے مراد:

نظریے کے لیے انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف:

"عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔"

نظریہ پاکستان کا مفہوم:

نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

پس منظر:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ پہلے پہل آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری نے جلد ہی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

خطبہ الٰہ آباد:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کا بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

مسلم ملت کا تصور:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دارومدار بھی اسلام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم ملت کے تصور کی اپنے اشعار کے ذریعے کچھ یوں وضاحت کی۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

www.solved.pk

Solved.PK

متحدہ ہونے کا پیغام:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ چوں کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ملت تصور کرتے تھے اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل تھے کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے　　　نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

مسلم قوم کا جداگانہ تشخص:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نظریہ پاکستان کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ ہندو اور مسلمان ایک مملکت میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اور مسلمان جلد یا بدیر اپنی جداگانہ مملکت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر میں واحد قوم کے وجود کا تصور مسترد کر دیا اور مسلم قوم کی جداگانہ حیثیت پر زور دیا۔

اسلام ایک مکمل نظام:

اسلام کو ایک مکمل نظام مانتے ہوئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر کہا کہ:

"انڈیا ایک برصغیر ہے، ملک نہیں۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور مسلم قوم اپنی علیحدہ پہچان رکھتی ہے۔ تمام مہذب قوموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی و سماجی اقدار کا احترام کریں۔"

رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامی کو کسی سرحد تک محدود نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس چیز کے قائل تھے کہ جہاں بھی کلمہ گو مسلمان موجود ہیں، وہ ایک ہی ملت کا ستارہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کے ہر پہلو کو اپنانے اور رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا:

بتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا　　　نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

حاصلِ کلام:

برصغیر میں چوں کہ دو الگ الگ قومیں آباد تھیں اس لیے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کو ایک بڑی اور الگ قوم کی حیثیت سے اجاگر کرنا چاہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے الگ ریاست ہو۔

س6۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کا احاطہ کریں۔

جواب: نظریہ سے مُراد:

نظریے کے لیے انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف:

"عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔"

نظریہ پاکستان اور قائداعظم:

تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہیں۔ جنھوں نے اقوام کی تقدیر کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

www.solved.pk

نظریہ پاکستان کا مفہوم:

نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطہ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

1۔ قائداعظم اور دوقومی نظریہ:

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ دوقومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔''

2۔ قراردادلاہور میں خطبہ صدارت:

قراردادلاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیوں کہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

3۔ احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

4۔ وطن پرستی کا درس:

پاکستان بننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

5۔ حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب:

11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

6۔ سٹیٹ بینک کی افتتاحی تقریب سے خطاب:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

www.solved.pk

Solved.PK

7۔ طلبا سے خطاب:

مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ہمارا راہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔"

8۔ اسلامی اصولوں کی تجربہ گاہ:

ایک موقع پر قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مطالبہ پاکستان کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیں بلکہ اس سے ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کریں جہاں ہم اسلامی اصولوں کو عملی طور پر آزما سکیں"

حاصل کلام:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ انسانیت کا درد رکھنے والے ایک سچے مسلمان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کی آزادی اور خوشیوں کے حصول کے لیے وقف کر دی ہمیشہ نظریہ اسلام کو بنیاد بنا کر پاکستان کی وضاحت کی اور انگریزوں اور ہندوؤں کی شاطرانہ چالوں کو ناکام بناتے ہوئے مسلمانوں کے لیے ایک الگ اور خود مختار وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور بانی پاکستان کہلائے۔

س 7۔ برصغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ سے مراد:

نظریے کے لیے انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف:

"عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔"

نظریہ پاکستان کا مفہوم:

"نظریہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے اور اس کی وجہ سے ہی محفوظ اور سلامت ہے۔ پاکستان کے وجود کا انحصار اسی نظریہ پر ہے جس کی بنیاد پر یہ وجود میں آیا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اسی نظریے کے تحت قائم کیا اور یہ نظریہ اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لیے ہی پاکستان قائم کیا گیا۔"

اسلامی اقدار:

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے مطالبے کے وقت یہ طے کیا تھا کہ اسلام کے سنہرے اصولوں پر مبنی معاشرہ بنایا جائے گا جہاں اسلامی اقدار مثلاً انصاف، مساوات، آزادی اور رواداری کو فروغ دیا جائے گا۔

پاکستان کے مطالبے کا مقصد:

قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا:

"بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چوں کہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔"

www.solved.pk

Solved.PK

فلاحی اور مثالی ریاست:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں پاکستان کو ایک ایسا ملک بنانا تھا جہاں حقوق، انسانی آزادی، انصاف اور رواداری کارفرما ہونا تھی۔ اس طرح پاکستان دوسرے ممالک اور معاشروں کے لیے ایک مثال بن سکتا تھا تاکہ وہ بھی اس کے نقشِ قدم پر چل کر خوش گوار اور فلاحی صورت اختیار کر سکتے۔ نظریہ پاکستان فلاحی اور مثالی ریاست کے قیام کی بنیاد سمجھا گیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کے معاشرتی اور ثقافتی حالات:

تہذیب وثقافت کا فروغ:

نظریہ پاکستان ایک مخصوص طرزِ زندگی اور تہذیب وثقافت کی دعوت دیتا ہے بلاشبہ برصغیر کی مسلم تہذیب وثقافت پر اسلام نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے منفرد نسلی وتمدنی، تاریخی ورثہ اور جغرافیائی ماحول کی وجہ سے بھی روایات نے نشوونما پائی۔ ایسے تمام طریقے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں تھے وہ یہاں کے مسلمانوں کا ثقافتی ورثہ تھا اور آج بھی ہے۔ برصغیر میں دوسری قوموں کے ساتھ رہ کر مسلمانوں نے اسلام کی ثقافتی اقدار کا تحفظ کیا۔

جمہوری نظام کا فروغ:

اسلام اپنی روح میں ایک جمہوری نظام ہے۔ اس میں شورائی طریقے کی اہمیت حاصل ہے اور اسلام میں قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا مقصد ہوتا ہے۔ نظریہ پاکستان پر عمل کرنے سے ہی برصغیر کے مسلمانوں میں رواداری، انصاف اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔ نظریہ پاکستان میں جمہوریت ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی تعمیرِ نو کا انحصار ملی جذبوں کی آبیاری، جمہوریت کی کامیابی اور اسلام سے وابستگی پر ہے۔

مسلم کا تصور/متحدہ قوم:

برصغیر میں کئی زبانیں بولنے والے مسلمان رہتے تھے، اُن کی ثقافتیں، روایتیں، نسلیں اور سماجی ماحول مختلف تھے اور رنگوں میں بھی یکسانیت نہیں تھی۔ دینِ اسلام ہی وہ واحد طاقت تھی جو تمام مسلمانوں کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالے ہوئے تھی۔ اسلام کی رُو سے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان ہمیشہ اپنی پہچان اپنے مذہب کے حوالے سے کراتے تھے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔

انہوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مشترکہ قوت سے کامیابی:

کانگریس اور انگریز حکومت کی مشترکہ قوت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے مضبوط ارادوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں سے مسلمانوں کو آزادی دلانا چاہتے تھے۔ ہندوؤں کی عددی برتری اور انگریز حکومت کی بے پناہ طاقت مسلمانوں کو پاکستان بنانے سے نہ روک سکی۔ اس کی وجہ اسلام سے مسلمانوں کا وابستہ ہونا تھا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مسلسل کوشاں رہے اور مخالفتوں کے پہاڑ بھی اُن کا راستہ نہ روک سکے۔

www.solved.pk

Solved.PK

حاصل کلام:

مسلم قوم نے اپنے عظیم قائدین کی سربراہی میں اپنے آپ کو ایک مضبوط اور بھرپور قوم ثابت کیا اور ملی اتحاد کے ذریعے مسلمانوں کے جداگانہ قومیت کے تصور کو کامیاب بنایا۔ یہ تصور نظریہ پاکستان کہلایا۔

س8۔ دو قومی نظریہ کی وضاحت کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: نظریہ سے مراد:

نظریے کے لیے انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف:

''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔''

دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

1۔ برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا:

برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے سابقہ رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا۔

محمد بن قاسم:

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغِ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

غزنوی دورِ حکومت:

اس کے بعد غزنوی دورِ حکومت شروع ہوتا ہے جو 1003ء سے 1206 تک محیط ہے۔ اس دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔

سلطنت کی بنیاد:

1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔ سلطنت دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندان غلاماں خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔

مغلیہ دورِ حکومت:

1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔ مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگزیب مشہور حکمران تھے۔ آخر مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے

www.solved.pk

Solved.PK

کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

2۔ سر سید احمد خان اور دو قومی نظریہ:

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سر سید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سر سید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن جب 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سر سید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔

اردو ہندی تنازع:

1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام:

اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔

کانگریس میں شمولیت سے منع:

اسی طرح 1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سر سید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

3۔ چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ:

تعلیم:

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔

لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد:

1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Nor OR Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ ''پاکستان'' سے آشنا ہوئیں۔ چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ اُن کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سینکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیرِ سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہو سکا۔''

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دو قومی نظریے کی بہت خوب صورت وضاحت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں　　　کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا)، سندھ اور

www.solved.pk

Solved.PK

بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ:

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں فرمایا" قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔"

حاصلِ کلام:

دراصل دو قومی نظریہ ہی برصغیر کی تقسیم کی وجہ بنا کیوں کہ اس نظریے کے وجود میں آنے کے بعد ہی مسلمانوں میں الگ وطن حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور بالآخر ان کی شب و روز کوششوں سے 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

مشقی تفصیلی سوالات کے جوابات

س9۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی پر نوٹ لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: 1۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام:

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

2۔ بھاری ٹیکس کا نفاذ:

انگریزوں نے اپنی صنعت و تجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس لگائے جس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے۔

3۔ عہدوں سے محرومی:

انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤ اجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آ رہے تھے۔ مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ اس طرح مسلمان معاشی طور پر بدحالی کا شکار ہو گئے۔

4۔ ہندوؤں کو اعلیٰ عہدوں پر بھرتی:

انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا اور مسلمانوں کو پہلے سے فائز اعلیٰ عہدوں سے ہٹا دیا گیا اور نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔

5۔ زمینوں سے بے دخلی:

انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔

6۔ سرکاری ملازمتوں سے محرومی:

مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔ ان کو پہلے سے فائز اعلیٰ عہدوں سے ہٹا کر ان کی جگہ ہندوؤں کو بھرتی کر دیا گیا۔

7۔ ناپید زرعی اور صنعتی ذرائع:

انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن و امان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے اجناس کی قلت ہو گئی۔ ان علاقوں میں

www.solved.pk

Solved.PK

موجودتمام زرعی اور صنعتی ذرائع ناپید ہو گئے۔

8۔ تجارتی مال کی نقل وحمل پر ٹیکس:

بنگال میں ریشم اور سوت کے کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں کی طرف چلے گئے۔ تجارتی مال کی نقل وحمل پر جگہ جگہ محصول (ٹیکس) دینے سے مال کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی جو خریداروں کی قوتِ خرید سے کہیں زیادہ تھی۔ اس سے تجارت بہت متاثر ہوئی۔ اس طرح دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانے پڑے۔

9۔ مقامی زراعت کا نقصان:

ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے ٹیکسوں کے باعث کسانوں پر محصول (ٹیکس) کی شرح بڑھ گئی۔ اس طرح انگریزوں کے ہاتھوں مقامی زراعت کو سخت نقصان پہنچا۔

حاصلِ کلام:

ہندوستان میں انگریزوں اور ہندوؤں کی سازش سے مسلمان معاشی محرومی کا شکار ہو گئے اور ان کے دلوں میں انگریزوں کے لیے بالعموم اور ہندوؤں کے لیے بالخصوص شدید نفرت پیدا ہو گئی جس کا اختتام قیامِ پاکستان کی صورت میں ہوا۔

س10۔ مسلمان مصلحین پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: مسلمان مصلحین:

برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گئی تھی پھر مختلف موقعوں پر اس نظریے کی وضاحت ترقی اور مضبوطی کے امکان کی صورتیں پیدا ہوتی گئیں۔ اس موقع پر مسلمان مصلحین کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ان میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے:

1۔ سر سید احمد خان:

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا وہ سر سید احمد خان تھے۔ سر سید احمد خان 1817ء میں پیدا ہوئے اور 1898ء میں وفات پائی۔ 1867ء میں بنارس میں اُردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔ اے۔ او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اسی طرح 1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سر سید احمد خان نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

2۔ سید جمال الدین افغانی:

1838ء میں افغانستان کی ایک بستی اسعد آباد میں سید صفدر کے گھر پیدا ہوئے۔ سید جمال الدین افغانی کی تمام عمر اسلامی ممالک کو متحدہ کرنے کی کوشش میں بسر ہو گئی۔ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک دیکھنا چاہتے تھے۔ 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانی نے دوقومی نظریے کی وضاحت کی۔

3۔ مولانا عبدالحلیم شرر:

مولانا عبد الحلیم شرر لکھنؤ میں 1860ء میں پیدا ہوئے اور لکھنؤ میں ہی 1926ء میں ان کا انتقال ہوا۔ مولانا عبد الحلیم شرر

www.solved.pk

Solved.PK

نے 1890ء میں "ہفت روزہ مہذب" نکالنا شروع کیا جس میں انھوں دو قومی نظریے کی وضاحت کی۔ مولانا عبدالحلیم شرر کے ناول "فردوس بریں" نے بہت مقبولیت حاصل کی۔

4۔ مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش درانی:

مرتضیٰ احمد خاں میکش درانی اردو ادب وصحافت کی وہ انتہائی محترم، معتبر اور بہشت پہلو شخصیت ہیں۔ جن کی ادبی عظمت سے ان کے دشمنوں کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ آپ بیک وقت، شاعر، صحافی، افسانہ نگار، سیرت نگار، مضمون نگار، مورخ اور تجزیہ نگار ہونے کے علاوہ سچے مسلمان اور پکے پاکستانی تھے۔ مرتضیٰ احمد خاں میکش 1899ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے اور 1959ء کو لاہور میں وفات پائی۔ 1928ء میں مولانا مرتضیٰ احمد میکش نے مسلمانوں کو ایک قوم قرار دیا اور انھوں نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔

5۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ 1930ء میں خطبہ الہٰ آباد میں مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

> "مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلام ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدّنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

حاصلِ کلام:

ان تمام مصلحین کی اسلام اور مسلمانوں سے محبت آخر کار برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ اسلامی فلاحی ریاست کی صورت میں 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر نمودار ہوئی۔

www.solved.pk

Solved.PK

01 پاکستان کی نظریاتی اساس

(حصہ اوّل)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کانگریسی وزارتوں کا دور رہا:
(الف) 1933-35ء (ب) 1939-41ء (ج) 1941-43ء (د) 1937-39ء

2۔ قراردادِ لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا:
(الف) مولانا ظفر علی خان نے (ب) قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے
(ج) لیاقت علی خان نے (د) شیرِ بنگال مولوی فضل الحق نے

3۔ ایم۔ اے۔ او سکول اور کالج قائم کیا: (L.B. 2022)
(الف) سر سید احمد خان نے (ب) چودھری رحمت علی نے (ج) قاضی عیسیٰ نے (د) مولوی فضل الحق نے

4۔ 1867ء میں جب بنارس میں ہندوؤں کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آئی۔ جس پر سر سید احمد خان نے واضح اعلان کیا کہ:
(الف) مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں (ب) مسلمان سیاست سے الگ رہیں
(ج) ہندو ہمارے دوست نہیں ہیں (د) مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں

5۔ نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے:
(الف) اجتماعی نظام (ب) دو قومی نظریہ (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریۂ حیات

6۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:
(الف) قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ (ب) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ (ج) سر سید احمد خان (د) مولانا محمد علی جوہر

7۔ قیامِ پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت مسلمانوں کی سوچ تھی کہ:
(الف) عالمِ اسلام کا اتحاد قائم ہو (ب) مسلم قوم بہتر تعلیم حاصل کر سکے
(ج) وہ اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں (د) ملک میں معاشی ترقی ہو

8۔ نظریہ لوگوں کی عکاسی کرتا ہے: (L.B. 2022)
(الف) سوچ کی (ب) نیت کی (ج) حیثیت کی (د) سیرت کی

9۔ انگریزوں نے ہندوستان کے عوام پر بھاری لگائے:
(الف) الزامات (ب) ٹیکس (ج) زخم (د) کام

10۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ تصور دیا:
(الف) ریاست کا (ب) یونی ورسٹی کا (ج) کالج کا (د) کاروبار کا

www.solved.pk

Solved.PK

11- قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے .... کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔
(الف) انڈونیشیا (ب) ملائیشیا (ج) برصغیر (د) ترکی

12- چودھری رحمت علی نے پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی:
(الف) 1930ء میں (ب) 1931ء میں (ج) 1932ء میں (د) 1933ء میں

13- قطب الدین ایبک نے سلطنتِ دہلی کی بنیاد رکھی:
(الف) 1206ء میں (ب) 1207ء میں (ج) 1208ء میں (د) 1209ء میں

14- 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے:
(الف) مغلیہ دورِ حکومت (ب) غزنوی دورِ حکومت (ج) غوری دورِ حکومت (د) ایبک دورِ حکومت

15- اُردو ہندی تنازع بنارس شہر میں شروع ہوا:
(الف) 1847ء میں (ب) 1857ء میں (ج) 1867ء میں (د) 1877ء میں

16- چودھری رحمت علی نے ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا:
(الف) جنوری 1931ء (ب) جنوری 1932ء (ج) جنوری 1933ء (د) جنوری 1934ء

17- ظہیر الدین بابر نے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی:
(الف) 1522ء (ب) 1524ء (ج) 1526ء (د) 1528ء

اضافی معروضی سوالات

18- قیامِ پاکستان کا واقعہ ہے:
(الف) اٹھارہویں صدی (ب) انیسویں صدی (ج) بیسویں صدی (د) اکیسویں صدی

19- نظریہ کے لیے انگریزی میں لفظ استعمال ہوتا ہے:
(الف) آئیڈیالوجی (ب) آئیڈیا (ج) آئیڈیالوجیکل (د) آئیڈیل ازم

20- کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، کہلاتا ہے: 091201020
(الف) لائحہ عمل (ب) فلسفہ (ج) نظریہ (د) مقصد

21- آریا سماج اور برہمو سماج نامی ہندو تحریکوں نے برصغیر پاک و ہند میں جنم لیا:
(الف) اٹھارہویں صدی (ب) انیسویں صدی (ج) بیسویں صدی (د) اکیسویں صدی

22- آریا سماج کے بانی تھے:
(الف) پنڈت دیانند سرسوتی (ب) بلدیو سنگھ (ج) سردار پٹیل (د) اچاریہ کرپلانی

23- پنڈت دیانند سرسوتی نے ایک پروگرام شروع کیا:
(الف) تہذیبی (ب) شدھی (ج) سیاسی (د) سماجی

24- شدھی تحریک کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی بنانا تھا:
(الف) ہندو (ب) مسلمان (ج) سکھ (د) عیسائی

www.solved.pk

Solved.PK

25- شدھی کا مطلب تھا:

(الف) سکھ ذہن کے مطابق پاک صاف (ب) ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف

(ج) مسلمان ذہن کے مطابق پاک صاف (د) عیسائی ذہن کے مطابق پاک صاف

26- برہمو سماج کا بانی تھا:

(الف) راجہ رام موہن رائے (ب) راجہ ہری سنگھ (ج) راجہ گلاب سنگھ (د) راجہ جی

27- انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں حکومت کا تصور اُبھرا:

(الف) بادشاہت (ب) جمہوریت (ج) اشرافیہ (د) مذہبی

28- نظریہ کے ماخذ ہیں:

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

29- انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد جو نظامِ تعلیم متعارف کروایا اُس میں زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(الف) اُردو (ب) ہندی (ج) انگریزی (د) فارسی

30- جنگِ آزادی ہوئی:

(الف) 1847ء (ب) 1857ء (ج) 1867ء (د) 1877ء

31- انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا:

(الف) اردو زبان کو (ب) ہندی زبان کو (ج) انگریزی زبان کو (د) فارسی زبان کو

32- اردو لکھی جاتی تھی:

(الف) عربی رسم الخط (ب) فارسی رسم الخط (ج) ہندی رسم الخط (د) جاپانی رسم الخط

33- ہندی لکھی جاتی تھی:

(الف) عربی رسم الخط (ب) فارسی رسم الخط (ج) جاپانی رسم الخط (د) دیوناگری رسم الخط

34- ہندوؤں نے اردو کی جگہ سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا:

(الف) ہندی کو (ب) فارسی کو (ج) انگریزی کو (د) جاپانی کو

35- اقوام زندہ نظر آتی ہیں:

(الف) دولت کی وجہ سے (ب) تعلیم کی وجہ سے (ج) نظریہ کی وجہ سے (د) غرور کی وجہ سے

36- نظریہ جنم دیتا ہے:

(الف) انقلاب (ب) انتخاب (ج) تہذیب (د) فلسفہ

37- امریکہ میں سیاہ رنگت کے لوگوں نے جدوجہد شروع کی:

(الف) مساوی دولت کے لیے (ب) مساوی حقوق کے لیے

(ج) مساوی تعلیم کے لیے (د) مساوی مرتبہ کے لیے

www.solved.pk

Solved.PK

38- انگریزوں اور ہندوؤں کے ظالمانہ رویے نے مسلمان کے اندر لہر پیدا کی:
(الف) آزادی (ب) تکبر (ج) عبادت (د) احترام

39- ''پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا'' الفاظ تھے:
(الف) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ (ب) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ
(ج) چودھری رحمت علی (د) سرسید احمد خان

40- نظریہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ہے:
(الف) روح (ب) تعریف (ج) معیشت (د) ثقافت

41- مولانا جمال الدین افغانی نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی:
(الف) 1867ء (ب) 1869ء (ج) 1879ء (د) 1889ء

42- مولانا عبدالحلیم شرر نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی:
(الف) 1860ء (ب) 1870ء (ج) 1880ء (د) 1890ء

43- مولانا مرتضیٰ احمد میکش نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی:
(الف) 1928ء (ب) 1929ء (ج) 1930ء (د) 1931ء

44- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خطبۂ الٰہ آباد دیا:
(الف) 1929ء (ب) 1930ء (ج) 1931ء (د) 1932ء

45- اسلام اپنی روح میں ایک نظام ہے:
(الف) جمہوری (ب) اشرافی (ج) مذہبی (د) وراثتی

46- ''پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ اسلامی فلاحی ریاست ہوگی'' الفاظ تھے:
(الف) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے (ب) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے (ج) عبدالرب نشتر کے (د) چودھری رحمت علی کے

47- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کی:
(الف) 9 اگست 1947ء (ب) 10 اگست 1947ء (ج) 11 اگست 1947ء (د) 14 اگست 1947ء

48- نظریۂ پاکستان کے عناصر ہیں:
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

49- عقائد کا مجموعہ کہلاتا ہے:
(الف) ایمان (ب) یقین (ج) نظریہ (د) فلسفہ

50- عقیدۂ توحید سے مراد ہے:
(الف) اللہ واحد اور یکتا ہے (ب) اللہ رحیم ہے (ج) اللہ غفور ہے (د) اللہ کریم ہے

51- عقیدۂ رسالت کا مطلب ہے:
(الف) ایک رسول پر ایمان لانا (ب) تمام رسولوں پر ایمان لانا
(ج) صرف آپ ﷺ پر ایمان لانا (د) اللہ پر ایمان لانا

www.solved.pk

Solved.PK

52۔ اسلام کا پہلا رکن ہے: (L.B. 2022)
(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

53۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے:
(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) حج

54۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے:
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

55۔ اسلام کا چوتھا رکن ہے:
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

56۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے:
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ (د) حج

57۔ اسلامی نظام میں قانون کا اصل سرچشمہ ہے:
(الف) اللہ (ب) رسول (ج) حکومت (د) وزیر

58۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا:
(الف) ایک مرد سے (ب) ایک عورت سے
(ج) پانی سے (د) ایک مرد اور ایک عورت سے

59۔ اللہ نے انسانوں کی قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ وہ ایک دوسرے کی .... کرسکیں۔
(الف) عزت (ب) شناخت (ج) خدمت (د) دل جوئی

60۔ کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا:
(الف) عدل و انصاف کے بغیر (ب) آزادی کے بغیر (ج) سزا کے بغیر (د) دولت کے بغیر

61۔ آپ ﷺ سے سزا روکنے کے لیے عورت کی چوری کی سفارش کی گئی:
(الف) بنو ہاشم قبیلے کی (ب) بنو قریظہ قبیلے کی (ج) بنو مخزوم قبیلے کی (د) بنو غطفان قبیلے کی

62۔ دو قومی نظریے سے مراد برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں آباد ہیں:
(الف) ہندو اور مسلمان (ب) ہندو اور سکھ (ج) ہندو اور عیسائی (د) سکھ اور عیسائی

63۔ برصغیر پاک و ہند میں دو قومی نظریے کی ابتدا فتح سندھ سے ہوئی:
(الف) راجہ داہر کی (ب) محمود غزنوی کی (ج) محمد بن قاسم کی (د) حجاج بن یوسف کی

64۔ محمد بن قاسم کے ساتھی مستقل طور پر آباد ہو گئے:
(الف) سندھ (ب) ملتان (ج) لاہور (د) سندھ اور ملتان

65۔ غزنوی دورِ حکومت میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں رواج پکڑا:
(الف) عربی زبان نے (ب) فارسی زبان نے (ج) ہندی زبان نے (د) براہوی زبان نے

www.solved.pk

Solved.PK

66۔ سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت رہا:

(الف) 1522ء (ب) 1524ء (ج) 1526ء (د) 1528ء

67۔ خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی:

(الف) مغلیہ دور میں (ب) دہلی دور میں (ج) غزنوی دور میں (د) پرتھوی دور میں

68۔ مغلیہ سلطنت قائم رہی:

(الف) 1800ء (ب) 1853ء (ج) 1857ء (د) 1859ء

69۔ بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے:

(الف) مغلیہ دورِ حکومت کے (ب) غزنوی دورِ حکومت کے (ج) دہلی دورِ حکومت (د) پرتھوی دورِ حکومت

70۔ انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا:

(الف) مغل بادشاہ اورنگ زیب (ب) مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر

(ج) مغل بادشاہ جہانگیر (د) مغل بادشاہ شاہجہان

71۔ آخری مغل بادشاہ تھے: (L.B. 2022)

(الف) بہادر شاہ ظفر (ب) جہانگیر (ج) شاہجہان (د) اکبر

72۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا انتقال اور تدفین ہوئی:

(الف) دہلی (ب) بمبئی (ج) رنگون (میانمار) (د) بہار

73۔ سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو شمولیت سے منع فرمایا:

(الف) کانگریس میں (ب) مسلم لیگ میں (ج) احرار میں (د) جمیعت العلمائے ہند میں

74۔ کانگریس کی بنیاد رکھی گئی:

(الف) 1883ء (ب) 1884ء (ج) 1885ء (د) 1886ء

75۔ مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے سرسید احمد خان نے پلیٹ فارم مہیا کیا:

(الف) محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا (ب) کانگریس کا

(ج) مسلم لیگ کا (د) سائنٹیفک سوسائٹی کا

76۔ سرسید احمد خان پیدا ہوئے:

(الف) 1814ء (ب) 1815ء (ج) 1816ء (د) 1817ء

77۔ سرسید احمد خان نے وفات پائی:

(الف) 1888ء (ب) 1890ء (ج) 1898ء (د) 1900ء

78۔ چودھری رحمت علی پیدا ہوئے:

(الف) 1880ء (ب) 1885ء (ج) 1887ء (د) 1897ء

www.solved.pk

Solved.PK

79- چودھری رحمت علی نامور طالب علم تھے:
(الف) گورنمنٹ کالج لاہور (ب) دیال سنگھ کالج لاہور (ج) اسلامیہ کالج لاہور (د) علی گڑھ کالج

80- چودھری رحمت علی نے قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی:
(الف) آکسفورڈ کالج سے (ب) علی گڑھ کالج سے (ج) کیمبرج کالج سے (د) اسلامیہ کالج سے

81- کیمبرج کالج (یونی ورسٹی) ہے:
(الف) امریکہ میں (ب) برطانیہ میں (ج) چین میں (د) جرمنی میں

82- چودھری رحمت علی کا مشہور کتابچہ Now or Never مشتمل تھا:
(الف) 2 صفحات پر (ب) 3 صفحات پر (ج) 4 صفحات پر (د) 5 صفحات پر

83- انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی:
(الف) 1200ء (ب) 1400ء (ج) 1600ء (د) 1800ء

84- انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے کمی ہوگئی:
(الف) پانی (ب) روزگار (ج) اجناس (د) تعلیم

85- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے.................... کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔
(الف) ہندوؤں (ب) مسلمانوں (ج) سکھوں (د) تمام اقلیتوں

86- قراردادِ لاہور پیش ہوئی:
(الف) 21 مارچ 1940ء (ب) 22 مارچ 1940ء (ج) 23 مارچ 1940ء (د) 23 مارچ 1949ء

87- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے احمد آباد میں خطاب فرمایا:
(الف) 29 دسمبر 1940ء (ب) 28 دسمبر 1940ء (ج) 27 دسمبر 1940ء (د) 25 دسمبر 1940ء

88- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے:
(الف) 1929ء (ب) 1930ء (ج) 1932ء (د) 1933ء

89- برصغیر کی سیاست سے مایوسی کے بعد آپ کو سیاست میں واپس آنے کے لیے قائل کیا:
(الف) چودھری رحمت علی نے (ب) آئی۔آئی چندریگر نے
(ج) لیاقت علی خان نے (د) علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے

90- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب فرمایا:
(الف) 11 اکتوبر 1947ء (ب) 12 اکتوبر 1947ء (ج) 13 اکتوبر 1947ء (د) 14 اکتوبر 1947ء

91- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کیا:
(الف) یکم جولائی 1948ء (ب) یکم جون 1948ء (ج) یکم مئی 1948ء (د) یکم اپریل 1948ء

☆☆☆☆☆

www.solved.pk

Solved.PK

جوابات

1	د	2	ب	3	الف	4	الف	5	د
6	ب	7	ج	8	الف	9	ب	10	الف
11	ج	12	د	13	الف	14	ب	15	ج
16	ج	17	ج	18	ج	19	الف	20	ج
21	ب	22	الف	23	ب	24	الف	25	ب
26	الف	27	ب	28	د	29	ج	30	ب
31	الف	32	الف	33	د	34	الف	35	ج
36	الف	37	ب	38	الف	39	ب	40	الف
41	ج	42	د	43	الف	44	ب	45	الف
46	الف	47	ج	48	د	49	الف	50	الف
51	ب	52	الف	53	ب	54	ج	55	ب
56	د	57	الف	58	د	59	ب	60	الف
61	ج	62	الف	63	ج	64	د	65	ب
66	ج	67	ب	68	ج	69	الف	70	ب
71	الف	72	ج	73	الف	74	ج	75	الف
76	د	77	ج	78	د	79	ج	80	ج
81	ب	82	ج	83	ج	84	ج	85	ب
86	ج	87	الف	88	د	89	ج	90	الف
91	الف								

www.solved.pk